الشیخ صالح الفوزان
مترجم: حافظ محمد مصطفیٰ راسخ☆

عورت کی عفت وعصمت اور تکریم کے اَحکام

٭ عورت پر 'غض بصر' و 'حفظِ فرج' کا وجوب

مردوں کی مانند عورتوں کو بھی نگاہ پست رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ﴾ [النور:٣٠،٣١]

''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے لوگ جو کچھ کریں، اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔ مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں۔''

◉ شیخ محمد الامین الشنقیطي رحمہ اللہ اپنی تفسیر 'اضواء البیان' میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو نگاہ پست رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔ شرمگاہ کی حفاظت سے مراد زنا، لواطت اور مساحقہ (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ زنا کرنا) سے اجتناب کرنا، اور شرمگاہ کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے یا کھولنے سے پرہیز کرنا ہے۔ شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مردوں اور عورتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے، جبکہ وہ شرمگاہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ سورۃ الاحزاب کی آیت میں مذکورہ صفات پر بھی عمل پیرا ہوں۔''

اِرشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقَاتِ ... وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [الاحزاب:٣٥]

☆ فاضل كلية القرآن الكريم، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

''بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں وغیرہ اپنے نفس کی نگہبانی کرنے والے مرد اور نگہبانی کرنے والی عورتیں اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

أضواء البیان [۱۸۶/۶۲، ۱۸۷] میں مساحقہ کا معنیٰ ''عورت عورت کے پاس رگڑنے اور گھسنے کے لیے آئے'' بیان کیا گیا ہے۔ یہ بہت بڑا جرم ہے اور دونوں عورتیں تادیب کی مستحق ہیں۔

المغنی [۱۹۸۸] میں ہے کہ اگر دو عورتیں آپس میں رگڑتی اور گھستی ہیں تو وہ دونوں ہی ملعون اور زانیہ ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

«إِذَا أَتَتِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَهُمَا زَانِيَتَانِ» [سنن الكبرى للبيهقي:۲۳۳/۸]

''جب کوئی عورت کسی عورت پر آئے پس وہ دونوں ہی زانیہ ہیں۔''

ان دونوں پر تعزیر ہے، کیونکہ یہ ایسا زنا ہے جس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

مسلمان خصوصاً نوجوان عورتوں کو اس گندے اور قبیح عمل سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نگاہ پست رکھنے سے متعلق امام ابن قیمؒ الجواب الكافي [۱۲۹، ۱۳۰] میں فرماتے ہیں:

''نگاہ شہوت کو برانگیختہ کر دیتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ کی حفاظت ہے۔ جس نے اپنی نگاہ کو کھلا چھوڑ دیا اس نے اپنے آپ کو ہلاکتوں میں ڈال دیا۔

نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

«يَاعَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى» [سنن أبي داود:۲۱۴۹]

''اے علی! نظر کے پیچھے نظر مت لگا، یقیناً تیرے لئے فقط پہلی نظر ہے۔''

یہاں 'نظر' سے مراد بلا قصد اچانک پڑ جانے والی نظر ہے۔

مسند احمد میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

«اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ» [مستدرك حاكم:۳۱۴/۴]

''نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔''

انسان کو پہنچنے والے عام حوادث کی جڑ نظر ہے۔ کیونکہ نظر کھٹک پیدا کرتی ہے، کھٹک فکر اور

فکر شہوت پیدا کرتی ہے۔ پھر شہوت اِرادہ پیدا کرتی ہے اور ارادہ عزم جازم بن جاتا ہے۔ بالآخر فعل شنیع واقع ہوجاتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ نگاہ پست رکھنے پر صبر کرنا، اس کے بعد آنے والے مصائب پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

ہر مسلمان عورت پر لازم ہے کہ وہ غیر محرم مردوں، مجلات پر شہوت زدہ تصاویر، ٹیلیویژن اور ویڈیو فلمیں دیکھنے سے اپنی نگاہ پست رکھے۔ کتنی ہی نظریں اپنے پیچھے افسوسناک حسرتیں چھوڑ گئیں اور آگ چھوٹے سے شرارے سے بھڑک اٹھتی ہے۔

✱ حفاظت شرمگاہ کے ذرائع

① میوزک وموسیقی کی حرمت:

حفاظت شرمگاہ کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ میوزک سننے سے اجتناب کرنا ہے۔

◉ امام ابن قیمؒ إغاثة اللهفان[۲۴۲/۱، ۲۴۸، ۲۶۴، ۲۶۵] میں فرماتے ہیں:

''میوزک وموسیقی شیطانی ہتھیار ہیں جن کے ساتھ شیطان نے کم علم، کم عقل اور بے دین لوگوں کو شکار کیا ہے۔ شیطان ان چیزوں میں مشغول کرکے تلاوت قرآن سے روکتا اور فسق وفجور پر اُبھارتا ہے۔ میوزک رحمٰن کے درمیان بہت بڑا پردہ ہے اور لواطت و زنا کا ذریعہ ہے۔ اس وجہ سے عاشق اپنے معشوق سے حد درجہ خواہشات کا طالب ہوتا ہے۔ جب کوئی عورت کسی مرد پر مشکل ہوجاتی ہے تو وہ شخص اس کو گانے سنانے کی کوشش کرتا ہے، گانے سن کر وہ عورت نرم ہوجاتی ہے، کیونکہ عورت آوازوں سے جلد متاثر ہوتی ہے۔ جب آواز گانے کے ساتھ ہو تو تاثیر دو وجوہ سے ہوتی ہے۔ آواز اور اس کے معنی کے اعتبار سے۔ خصوصاً جب گانے کے ساتھ رقص وشباب جمع ہوجاتے تو کئی غیرتوں کے جنازے نکل جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم! کتنی ہی آزاد عورتیں غناء سے فاحشہ بن گئیں۔

② بلامحرم سفر کی حرمت:

شرمگاہ کی حفاظت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ بلامحرم سفر نہ کرنا ہے، کیونکہ سفر میں محرم رشتہ دار اس کو لالچی نگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ متعدد صحیح اَحادیث میں عورت کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
«لاَ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ»

[صحيح البخاري:١٠٨٦،صحيح مسلم:١٣٣٨]

"کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن کا سفر ہرگز نہ کرے۔"

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
«لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ مُسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُوْمَحْرَمٍ»

[صحيح البخاري:١٨٦٤]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند یا محرم کے بغیر دو دن یا دو راتوں کی مسافت کا سفر کرنے سے عورت کو منع کر دیا۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:
«لَا يَحِلُّ لأَمْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ إِلَّا ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا»

[صحيح البخاري:١٠٨٨]

"کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ بلا محرم ایک دن اور رات کا سفر کرے۔"

مذکورہ اَحادیث میں تین دن، دو دن یا ایک دن اور رات کا اندازہ اس زمانے کے وسائل نقل وحمل کے اعتبار سے ہے، جب لوگ پیدل یا مختلف جانوروں پر سفر کیا کرتے تھے اور اَحادیث میں مختلف اندازے بیان ہونے کا جواب دیتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ اس سے ظاہر مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مطلقاً سفر مراد ہے جس سے عورت کو منع کیا گیا ہے۔ جس کا نام سفر ہے، عورت کو اس سے منع کیا گیا ہے۔

◉ امام نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح [۱۰۳/۹] میں فرماتے ہیں:

"حاصل کلام یہ ہے کہ ہر وہ شے جس کا نام سفر ہے اس سے (بلا خاوند یا محرم) عورت کو منع کیا گیا ہے۔ خواہ وہ تین دن دو دن ایک دن یا ایک برید کا سفر ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں مطلقاً سفر سے منع کیا گیا ہے: «لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ» [صحيح البخاري:١٨٦٢] "کوئی عورت بلا محرم سفر نہ کرے۔"

مذکورہ روایت ہر قسم کے سفر کو شامل ہے۔

بعض لوگوں کا حج واجب کے لئے عورتوں کی جماعت کے ساتھ سفر کرنے کو جائز قرار دینا، خلاف سنت ہے، امام خطابیؒ، معالم السنن [۲/۲۷۶، ۲۷۷] میں فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے عورت کو بلا محرم سفر کرنے سے منع کیا ہے۔ حج میں عورت کو نبی کریم ﷺ کی قائم کردہ شرط (وجودِ محرم) کے بغیر اجازت دینا سنت کے خلاف ہے۔''

جب عورت کا بلا محرم سفر کرنا معصیت ہے تو اس پر حج کا لزوم سفر کی اِجازت کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ ایسے حکم کی اطاعت ہے جو معصیت کی طرف لے جاتا ہے۔

جو لوگ اس زمانہ میں بلا محرم عورت کے سفر کرنے میں تساہل برتتے ہیں، کوئی بھی اہل علم ان کی موافقت نہیں کرتا۔ خصوصاً بعض لوگ جہاز کے سفر کو محفوظ سمجھتے ہیں کہ محرم شخص عورت کو ایئرپورٹ سے جہاز میں سوار کرا دے گا جب کہ دوسری جگہ ایئرپورٹ سے دوسرا محرم شخص اس کو وصول کر لے گا۔ ہم کہتے ہیں۔ جہاز ہرگز محفوظ نہیں ہے بلکہ جہاز عام سواریوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس میں سواریاں مخلوط شکل میں بیٹھتی ہیں، بسا اوقات عورت کسی مرد کے پہلو میں بیٹھ جاتی ہے، یا کسی مجبوری کی وجہ سے جہاز مطلوبہ ایئرپورٹ کی بجائے دوسرے ایئرپورٹ پر اتر جاتا ہے اب وہاں اس عورت کو وصول کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، خصوصاً بیرونِ ممالک اس کو کوئی جاننے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا محرم پہنچ پاتا ہے۔

③ <u>غیر محرم مرد کے ساتھ خلوت کی ممانعت:</u>

شرمگاہ کی حفاظت کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ غیر محرم مرد کے ساتھ خلوت (تنہائی) کی ممانعت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلَا يَخْلُوَنَّ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»

[مسند أحمد: ۳/۳۳۹]

''جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو جس کے ساتھ اس کا محرم موجود نہ ہو، بے شک ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

سیدنا عامر بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ، فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ إِلَّا مَحْرَمٌ»

''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ ہرگز علیحدہ نہ ہو جو اس کے لئے حلال نہیں، سوائے محرم کے، بے شک ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔'' [مسند أحمد:۳/۴۴۶]

◉ امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار [۶/۱۲۰] میں فرماتے ہیں:

''اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کی حرمت پر اجماع ہے جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ علت تحریم، وجود شیطان ہے جیسا کہ مذکورہ احادیث میں گزر چکا ہے اور شیطان کی موجودگی معصیت میں ڈال دیتی ہے جب کہ محرم کی موجودگی میں اجنبی عورت کے ساتھ علیحدہ ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ محرم کا وجود وقوع معصیت میں مانع ہے۔''

٭ بعض عورتیں اوران کے اولیاء خلوت کی درج ذیل اَنواع میں تساہل کا شکار ہیں:

[ا] عورت کی اپنے خاوند کے قریبی رشتہ دار کے ساتھ خلوت اور اس کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا۔ خلوت کی یہ صورت دیگر صورتوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:«إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ، فقال رجل من الأنصار يا رسول الله:أفرأيت الحمو؟ قال: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ»

[صحيح البخاري:۵۲۳۲،سنن الترمذي:۱۱۷۱]

''عورتوں پر داخل ہونے سے بچو، انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! دیور کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دیور موت ہے۔''

"الحمو" سے مراد خاوند کا بھائی (دیور) ہے جس کے ساتھ خلوت کو آپؐ نے ناپسند کیا۔

◉ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباري[۹/۳۳۱] میں لکھتے ہیں کہ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

''اہل لغت کا اتفاق ہے کہ 'الأحماء' سے خاوند کے رشتہ دار مراد ہیں جیسے باپ، چچا، بھائی، بھائی کا بیٹا، چچا کا بیٹا وغیرہ۔ اس کے بعد فرمایا کہ حدیث میں باپ اور بیٹے کے علاوہ، خاوند کے رشتہ دار مراد ہیں، کیونکہ باپ اور بیٹا بیوی کے محرم ہیں ان کے ساتھ خلوت جائز ہے اور یہ موت کی صفت سے موصوف نہیں ہوں گے۔ تساہل کی مذکورہ عادت ہمارے معاشرے میں بہت ہی عام ہے اور دیور اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ تنہا ہوتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس کو موت کے مشابہ قرار دیا ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا ازحد ضروری ہے۔''

◉ امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار[۵/۱۲۲] میں فرماتے ہیں:

"الحمو الموت" "دیور موت ہے"یعنی دیگر رشتہ داروں کی نسبت فتنے کا دیور سے زیادہ خوف ہوتا ہے جس طرح موت سے خوف زیادہ ہوتا ہے۔

اے مسلمان بہن! اس معاملے میں تساہل اختیار نہ کر، اگرچہ لوگ متساہل ہوچکے ہیں، کیونکہ اعتبار شرعی حکم کا ہے نہ کہ لوگوں کی عادت کا۔

[ب] بعض عورتوں اوران کے اولیاء کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ تنہا سواری کرنے میں تساہل اختیار کرنا باوجودیکہ یہ خلوت اِحرام ہے۔

◉ شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ مجموع فتاویٰ[۵۲/۱۰] میں فرماتے ہیں:

"اس زمانہ میں کوئی شک باقی نہیں رہا کہ تنہا عورت کا غیر محرم ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے کیونکہ اس میں بہت خطرناک مفاسد ہیں خواہ عورت باوقار اور عفیفہ ہی کیوں نہ ہو اور اپنی محرم عورتوں کے تنہا سفر کرنے پر راضی ہوجانے والا شخص بے غیرت، نامرد اور ضعیف الایمان ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ»[سنن الترمذي:۲۱۶۵] "جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدہ ہوتا ہے، ان دونوں کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

گاڑی میں خلوت گھر میں خلوت سے زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ وہ آدمی اس عورت کو طوعاً وکرھاً کہیں بھی لے جاسکتا ہے اور مجرد خلوت سے زیادہ مفاسد کا سبب بن سکتا ہے۔

زوال خلوت کے لئے بڑے شخص کا ہونا ضروری ہے چھوٹے بچے کی موجودگی کافی نہیں ہے بعض عورتیں جو زوالِ خلوت کے لئے چھوٹے بچے کو ساتھ لے کر چل پڑتی ہیں، غلط ہے۔

◉ امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

"اجنبی مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ بغیر ثالث کے تنہا ہونا تمام علماء کے نزدیک حرام ہے۔ اگرچہ ان دونوں کے ساتھ ایسا بچہ ہو جس کی چھوٹی عمر کی وجہ سے اس سے شرم وحیا نہ کی جاتی ہو۔اس بچے کی موجودگی میں حرام کردہ خلوت زائل نہیں ہوگی۔"[۱۰۹/۹]

[ج] علاج کے لئے غیر محرم ڈاکٹر کے ساتھ خلوت اختیار کرنا۔یہ بہت بڑا اور عظیم گناہ ہے جس سے خاموشی اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

◉ شیخ محمد بن ابراہیم مجموع فتاویٰ [۱۳/۱۰] میں فرماتے ہیں:

شرعاً ہر حال میں اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرنا حرام ہے اگر چہ اس کا علاج کرنے والا معالج ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: «لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا کَانَ الشَّیْطَانُ ثَالِثَهُمَا» [سنن الترمذی:۲۱۶۵]

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ علیحدہ نہیں ہوتا مگر ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

لہٰذا خاوند یا محرم رشتہ داروں میں سے کسی کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کوئی موجود نہ ہو اور مرض خطرناک ہو جس میں تاخیر ناممکن ہو تو کم از کم نرس کا وجود ضروری ہے تا کہ حرام کردہ خلوتِ زائل ہو سکے۔

اسی طرح ڈاکٹر کی اپنے ساتھ کام کرنے والی لیڈی ڈاکٹر یا نرس کے ساتھ خلوت، مدرس کی اپنے ساتھ پڑھانے والی ٹیچر یا طالبہ کے ساتھ خلوت، جہاز میں ایئر ہوسٹس کی کسی اجنبی مرد کے ساتھ خلوت حرام ہے۔ جس میں بہت سارے لوگ تساہل برتتے ہیں اور اعتدال پسندی روشن خیالی اور کفار کی اندھی تقلید کرتے ہوئے اللہ کی معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں۔

اسی طرح آدمی کی خادمہ کے ساتھ اور مالکہ کی خادم کے ساتھ خلوت بھی حرام ہے۔

④ <u>غیر محرم مرد کے ساتھ مصافحہ کرنے کی ممانعت:</u>

عورت پر غیر محرم مرد سے مصافحہ کرنا حرام ہے۔

◉ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ مجموع فتاویٰ [۱/۱۸۵] میں فرماتے ہیں:

''عورتوں کے لئے غیر محرم مردوں سے مصافحہ کرنا مطلقاً ناجائز ہے خواہ مصافحہ کرنے والی عورتیں بوڑھی ہوں یا نوجوان، اور مصافحہ کرنے والا مرد بوڑھا ہو یا نوجوان، کیونکہ مصافحہ کرنے میں دونوں کے لئے فتنہ کا اندیشہ ہے۔''

نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

«مَا مَسَّتْ یَدُ رَسُوْلِ اللہِ یَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ مَا کَانَ یُبَایِعُهُنَّ إِلَّا بِالْکَلَامِ»

[سنن ابن ماجه:۲۸۷۵]

''نبی کریم نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔ آپ عورتوں سے گفتگو کے ذریعے بیعت

لیتے تھے۔"

عمومی دلائل اور فتنے کی راہ بند کرنے کی بنیاد پر حائل و بلا حائل مصافحہ کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔......انتھٰی۔

◉ شیخ محمد الامین الشنقیطي اپنی تفسیر [۲۰۲/۶، ۲۰۳] میں فرماتے ہیں:

"کسی اجنبی مرد کے لئے کسی اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا اور مرد کے جسم کے کسی حصہ کا عورت کے جسم کے کسی حصہ کو چھونا جائز نہیں ہے۔ اس پر دلیل درج ذیل چند اُمور ہیں:

① نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: «إِنِّیْ لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ»

"میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔" [سنن ابن ماجه:۲۸۷۴]

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ ہے۔" [الاحزاب:۲۱]

پس ہم پر لازم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں عورتوں سے مصافحہ نہ کریں۔ بیعت لیتے وقت رسول اللہ ﷺ کا مصافحہ نہ کرنا اس امر پر واضح دلیل ہے کہ مرد عورت سے نہ مصافحہ کرسکتا ہے اور نہ ہی مرد کے جسم کا کوئی حصہ عورت کے جسم کے کسی حصہ کو چھو سکتا ہے۔ کیونکہ قلیل ترین لمس (چھونا) مصافحہ ہے۔ جب مصافحہ ہی جائز نہیں تو جسم کے باقی حصہ کو چھونا بالاولیٰ حرام ہوا۔

② عورت مکمل ستر ہے، اس پر واجب ہے کہ وہ ڈھک کر رہے۔ نگاہ پست رکھنے کا حکم فتنے میں پڑ جانے کے اندیشے سے دیا گیا ہے۔ جبکہ جسمانی لمس شہوت کو زیادہ اُبھارنے والی چیز ہے اور آنکھ کی نسبت زیادہ پرخطر ہے۔ ہر انصاف پسند آدمی اس تاویل کی صداقت کی گواہی دے گا۔

③ اجنبی عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا اس قلت تقویٰ، ضیاع امانت اور عدم ورع کے زمانے میں لذت حاصل کرنے کا ذریعہ بن چکا ہے۔ ہمیں کئی دفعہ خبر ملی ہے کہ بعض لوگ اپنی بیوی کی بہن کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ کر بوسہ لیتے ہیں اور اس کو سلام کا نام دیتے ہیں۔ اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔ یہ حرام عمل ہے، کیونکہ ہر وہ عمل جو حرام کا ذریعہ بنتا ہو وہ بھی

حرام ہے تا کہ اس فتنے سے بچا جا سکے۔

خاتمہ

سب سے آخر میں، میں (عبدالعزیز بن باز) تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی نصیحت یاد دلاتا ہوں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ۞وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ [النور:۳۰،۳۱]

''مسلمان مردوں سے کہو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں، یہی ان کے لئے پاکیزگی ہے لوگ جو کچھ کریں اللہ تعالیٰ سب سے خبردار ہے۔مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے بُکل مارے رہیں اور اپنی آرائش کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوند کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا لڑکوں کے یا خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہ ہوں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پاؤ۔''